B.A Part-II
Hons paper-IV
Book-2

مثنوی سحرالبیان
(میر حسن)

سوال نمبر ۳: مثنوی "سحرالبیان" کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔ یا
مثنوی "سحرالبیان" میر حسن کا شاہکار ہے۔ وضاحت کیجئے؟ یا
مثنوی "سحرالبیان" کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈالئے؟

جواب: میر حسن نے کئی مثنویاں لکھیں۔ اس میں سب سے زیادہ شہرت مثنوی "سحرالبیان" کو ہی ملی۔ اسے مثنوی "بدر منیر" کے نام سے جانا جاتا ہے۔
بقول گوپی چند نارنگ:
"یہ مثنوی ان کے کمال شاعری اور زبان کا ذاتی نمونہ ہے اور جو شہرت اور مقبولیت اس مثنوی کو حاصل ہوئی وہ اردو کی کسی دوسری مثنوی کو حاصل نہیں ہوئی"
بقول ڈاکٹر ڈی۔ وی۔ کاظمی
مثنوی "سحرالبیان" میر حسن کا لافانی شاہکار ہے جس میں شہزادہ بے نظیر اور پری بدر منیر کا عشق بیان کیا گیا ہے۔ پرانی ہونے کے باوجود بھی اس کے کردار زندہ جاوید معلوم ہوتے ہیں۔"
خود میر حسن نے کہا ہے:
نئی طرز ہے اور نئی ہے زباں نہیں مثنوی ہے یہ سحرالبیان
کلیم الدین احمد نے اس کی عبارت کو صاف، پاکیزہ اور بامحاورہ کہا ہے۔
یہ مثنوی معلومات کا خزانہ ہے۔ اس میں جوتش، رمل، نجوم، رقص و سرود، دستکاری، فن خطاطی، ریاضی، اس وقت کے لکھنؤ کی معاشرت کی پوری جھلک پیش کی گئی ہے جس میں عریانیت بھی ہے۔ جیسے گریباں کے چھاتی تک کٹا وہ
یہ میر حسن کی آخری تصنیف ہے۔ اس کی وجہ سے میر حسن زندہ جاوید بن گئے۔
زبان و بیان: اس کی زبان سلیس، دلچسپ اور موجودہ زبان معلوم ہوتی ہے۔ تبھی تو محمد حسین آزاد کہتے ہیں:
"یہ ایسے سو برس آگے والوں کی زبان سنا گئے ہیں کہ جو کچھ اس وقت کہا صاف وہی محاورہ اور گفتگو ہے جو آج ہم بول رہے ہیں۔"
منظر نگاری: منظر نگاری میں میر حسن نے کمال کی فنکاری دکھائی ہے۔ تسلسل اور ربط کو برقرار رکھا ہے۔ جزئیات نگاری پر خاص دھیان دیا ہے۔
ایک مختصر سی مثنوی ہے لیکن اتنی معلومات پیش کی گئی ہیں جس کا شمار مشکل ہے۔ مثلاً آلاتِ موسیقی پر یہ نام دئیے ہیں۔ ڈھول، پکھاوج، طاؤس، بین، رباب، طبلہ، مرچنگ، منہ چنگ، طنبورہ، بین، بینگ، ستار، ترہی، نقارہ، جھانجھ، تال،

BA Part-II
Hons paper-IV
Book-2

مثنوی سحر البیان
(میر حسن)

مہر زیل اور کوچ اور سبھی باجوں کا استعمال صحیح وقت پر کیا ہے گویا کہ معاشرت اور تمدن کی پوری ڈیٹیل دکھائی ملتی ہے۔

بیان انداز میر حسن کو خاص قدرت حاصل رہتی ہے ان کا جمالیاتی شعور اعلیٰ ہے۔ تشبیہات و استعارات کی جادوگری بھی بہترین دکھایا ہے۔

وہ گلدستہ کا عالم وحسن بتاں
وہ گلشن کی خوبی وہ دن کا سماں
اٹھے جو کوئی وصل کا دیکھ خواب
نہ ہو وصل اور دل میں اضطراب
کہوں اس کی خوبی کیا تجھ سے بات
کہ جو جھلکی جائے محبت کی رات

اس کے کرداروں میں ہیرو بے نظیر اور ہیروئن بدر منیر، دونوں کا کردار کمزور ہے۔ بے نظیر علم و فن کا ماہر ہے۔ لیکن قید ہونے پر ایک بے بس اور لاچار محبوب کی غم کے آنسو بہاتا رہتا ہے۔ جبکہ بدر منیر شہزادی کی بھی یہی حالت ہے۔ عشق کے غم میں چور چور رہتی ہے۔ مگر فعال و متحرک نہیں۔ اس کے برعکس پری ماہ رخ کا کردار جاندار ہے اور بدر منیر کی سہیلی وزیر زادی کا کردار پورے طور پر باحرکت اور فعال ہے۔

بقول ڈاکٹر ڈی۔ اے۔ کاظمی:

"اس مثنوی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ بلاشبہ یہ ایسا مثنوی ہے جس میں میر حسن کے تجربات و مشاہدات کا خوبصورت reflection of culture اور غنائیت کا بہترین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں غیر فطری عوامل ہے۔"

اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ میر حسن نے بڑی ہی والہانہ اور فنکارانہ طریقے سے جو کہنا چاہا ہے اسے کہا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ سبھی چیزیں نظروں کے سامنے گھوم جاتی ہیں یہی ان کے فن کا کمال ہے۔

سوال نمبر ۳ بے نظیر کے کردار کا جائزہ لیجیے۔

جواب: بے نظیر اس مثنوی کا ہیرو و مرکزی کردار ہے جو شہزادہ ہے۔ جو کہ بڑی منتوں کے بعد پیدا ہوا۔ زائچہ دان نے بتایا تھا کہ بچہ اقبال مند ہے لیکن بارہ سال کی عمر میں

مثنوی سحرالبیان
(میر حسن)

اس پر بلاشبہ دال ہے۔ شاہی خاندان کے تمام مروجہ علوم مثلاً سپہ گری، تیر اندازی، شہسواری وغیرہ سیکھتا ہے۔

معانی و منطق، بیان و ادب — پڑھا اس نے منقول و معقول سب
خبردار حکمت کے مضمون سے — غرض جو پڑھا اس نے قانون سے
قواعد ہیئت و ہندسہ تا نجوم — زمیں آسماں میں پڑی اس کی دھوم

شہزادہ بے نظیر کو مروجہ تعلیمی نصاب کے مطابق ہر فن میں مہارت کی تعلیم دی گئی۔ وہ اٹھارویں صدی میں اودھ کے دربار میں شہزادوں کی تعلیم کے ضروری مضامین تھے۔ شہزادے معانی، منطق، بیان، منقول و معقول، علم ہندسہ، علم نجوم اور ستاروں کا علم سیکھ کر وقت آزمائش میں محفل کے ہر سے واقف ہوتے تھے۔

جب بارہ برس کے بعد شہزادہ بے نظیر بادشاہ کے سامنے آتا ہے تو اس کا شاہانہ استقبال ہوتا ہے۔ عوام کا ہجوم، ڈنکوں کی چوٹ اور دھوم دھام سے ہاتھیوں یا ہاتھیوں اور گھوڑسواروں کی قطاریں، جھکے ہوئے ہوادار، سنہری رپہلی عماریاں، زرق برق کی کرسیاں اور شہنائیوں کی صدا کے ساتھ خوشی کا اظہار ہو رہا تھا۔ رعیت کی کثیر تعداد میں خواتین پر جلوہ نظارے کے لئے حاضر تھیں۔ لوگ جھک جھک کر سلام و آداب کر رہے تھے اور دعائیں دے رہے تھے۔ اس کی بارہویں سالگرہ پر جشن منایا جاتا ہے اور بے نظیر چھت پر جا کر سوتا ہے۔ جہاں سے ایک پری ماہ رخ پری اس کو لے جاتی ہے۔ والدین پر قہر ٹوٹ پڑتا ہے۔

پری کے قید میں ساری علوم و فنون بیکار ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف غمگین رہتا ہے۔ اس پر ترس کھا کر ماہ رخ پری اسے ایک گھوڑا دیتی ہے سیر کرنے کو۔ اسی سے وہ ہیروئن بدر منیر کے باغ میں پہنچ جاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ ماہ رخ کو معلوم ہونے پر بے نظیر کو اندھے کنویں میں قید کر دیتی ہے۔ بدر منیر کی سہیلی نجم النساء اس کی مدد کرتی ہے۔ جوگن کا بھیس بنا کر بے نظیر کی رہائی کے لئے نکل پڑتی ہے اور سارے دکھ برداشت کرتے ہوئے دونوں کو ملا دیتی ہے۔

بے نظیر کی تمام علمی و عملی سرگرمیوں سے اس کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ ایک کردار سے زیادہ ایک مجسمہ ہے جس کے اندر اپنی کوئی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ میر حسن کے عطا کئے ہوئے اوصاف سے آراستہ تو ہے مگر ان کا وہ مظاہرہ نہیں کر پاتا ہے۔ وہ میر حسن کے اشاروں کا پابند ہے۔

BA Part II
Hons paper - IV
Book - 2

"مثنوی سحر البیان"

(میر حسن)

سوال نمبر ۲: نجم النساء کے کردار کا جائزہ لیجیے۔ یا
نجم النساء کا کردار میر حسن کے فن کا نمونہ ہے۔ وضاحت کیجیے۔

جواب: وزیر زادی نجم النساء کا کردار قوت عمل اور قوت تدبیر کا سب سے اہم علامت ہے۔ اردو کی تمام مثنویوں میں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ وہ ایک زندہ حقیقت ہے جو بے عملی اور جمود میں حرکت پیدا کر سکتی ہے۔ نجم النساء اس مثنوی کا سب سے اہم کردار ہے۔

نجم النساء پہلی دفعہ جب منظر پر نمودار ہوتی ہے تو وہ ایک عملی کردار کی طرح کہانی کے نہایت اہم موقع پر کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ بے نظیر بدر منیر کے باغ میں پہنچ چکا ہے۔ اس کو خواصوں کے جھرمٹ میں بدر منیر نظر آتی ہے۔ عشق کا تیر سینوں کے پار ہو جاتا ہے اور بے نظیر ایک جانب غش کھا کر گر جاتا ہے۔ نجم النساء آتی ہے وہ قیل و قال نہیں کرتی ہے نہ وہ گھبراتی ہے۔ بلکہ وہ دونوں کو ہوش میں لانے کی تدبیر کرتی ہے۔ بدر منیر اور بے نظیر دونوں ہوش میں آ جاتے ہیں۔

نجم النساء پہلی دفعہ جب منظر پر نمودار ہوتی ہے تو وہ ایک عملی کردار کی طرح کہانی کے نہایت اہم موقع پر کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ بے نظیر بدر منیر کے باغ میں پہنچ چکا ہے۔ اس کو خواصوں کے جھرمٹ میں بدر منیر نظر آتی ہے۔ عشق کا تیر سینوں کے پار ہو جاتا ہے اور بے نظیر ایک جانب غش کھا کر گر جاتا ہے۔ نجم النساء آتی ہے وہ قیل و قال نہیں کرتی ہے نہ وہ گھبراتی ہے۔ بلکہ وہ دونوں کو ہوش میں لانے کی تدبیر کرتی ہے۔ بدر منیر اور بے نظیر دونوں ہوش میں آ جاتے ہیں۔
نجم النساء شریر ہے وہ بدر منیر کی بے چینیوں کا امتحان لینا چاہتی ہے جب اس کو یقین ہو جاتا ہے بدر منیر کی محبت زندگی کی حقیقت ہے تو وہ دوست کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرتی ہے۔

وہ بے نظیر کو ڈھونڈنے کے لئے جوگن بنی ہوتی ہے۔ اس کو اپنے عقل پر بھروسہ پورا بھروسہ ہے۔ اس کے عزم میں شک نہیں اور نہ ہی اس کے ارادے کمزور ہیں۔ بلکہ وہ ایک نیک کام کے لئے نکلنا چاہتی ہے۔ نجم النساء کا جوگن بن کر نکلنا ایک گہری معنویت رکھتا ہے۔ اس کا جادو کبھی خالی نہیں جاتا۔ فیروز شاہ کی مدد سے بے نظیر مل جاتا ہے اور نجم النساء اس کو بدر منیر کے پاس پہنچا دیتی ہے۔